سوال

(286) اجتماعی جنازے کا جواز

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

اگر ایک ہی وقت مرد و عورت کے پانچ سات جنازے جمع ہوجائیں تو سب کے لیے ایک نماز جنازہ کافی ہوگا ہر ایک کے لیے علیحدہ علیحدہ پڑھنی چاہیے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ہر ایک جنازے پر الگ الگ نماز پڑھنی ضروری نہیں ہے۔ ایک ہی نماز کافی ہے اگر مرد و عورت دونوں کے جنازے جمع ہوں تو امام اپنے آگے پہلے مرد کا جنازہ رکھے مردوں کے بعد قبلہ کی جانب عورتوں کے جنازے رکھ کر نماز ادا کرے۔ ''قال مالک: أنہ بلغہ أن عثمان بن عفان وعبداللہ عمرو أبا ہریرۃ، کانوا یصلون علی الجنائز بالمدینۃ، والرجال والنساء، فیجعلون الرجال مما یلی الإمام، والنساء مما یلی القبلۃ،، (موطا مالک (24) ص: 200)، ''وأخرج ابوداؤد بسندہ، عن عَمَّارٌ، مَوْلَى الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ، أَنَّہُ شَهِدَ جَنَازَةَ أُمِّ كُلْثُومٍ، وَابْنِهَا، فَجُعِلَ الْغُلَامُ مِمَّا يَلِي الْإِمَامَ، فَأَنْكَرْتُ ذَلِكَ، وَفِي الْقَوْمِ ابْنُ عَبَّاسٍ، وَأَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ، وَأَبُو قَتَادَةَ، وَأَبُو هُرَيْرَةَ، فَقَالُوا: «ہَذِهِ السُّنَّةُ»، قال الشوکانی: ''سکت عنہ ابوداؤد والمنذرۃ ورجال إسنادہ ثقات، ورواہ النسائی وأخرجہ البیہقی، وقال: فی القوم الحسن والحسن وابن عمر وابوہریرۃ ونحو من ثمانین نفسا من أصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم، وفی روایۃ البیہقی: أن الإمام فی ہذہ القصۃ ابن عمر، وفی أخری لہ، وللدارقطنی والنسائی من روایۃ نافع عن ابن عمر، أَنَّہُ صَلَّى عَلَى سَبْعِ جَنَائِزَ رِجَالٍ وَنِسَاءٍ، فَجَعَلَ الرِّجَالَ مِمَّا يَلِي الْإِمَامَ، وَجَعَلَ النِّسَاءَ مِمَّا يَلِي الْقِبْلَةَ وَصَفَّهُمْ صَفًّا وَاحِدًا، الحدیث، وکذلک رواہ ابن الجارود فی المنتقی، قال الحافظ: إسنادہ صحیح،، انتہی (نیل الاوطار 110/4)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

جلد نمبر 1۔ کتاب الجنائز

صفحہ نمبر 450